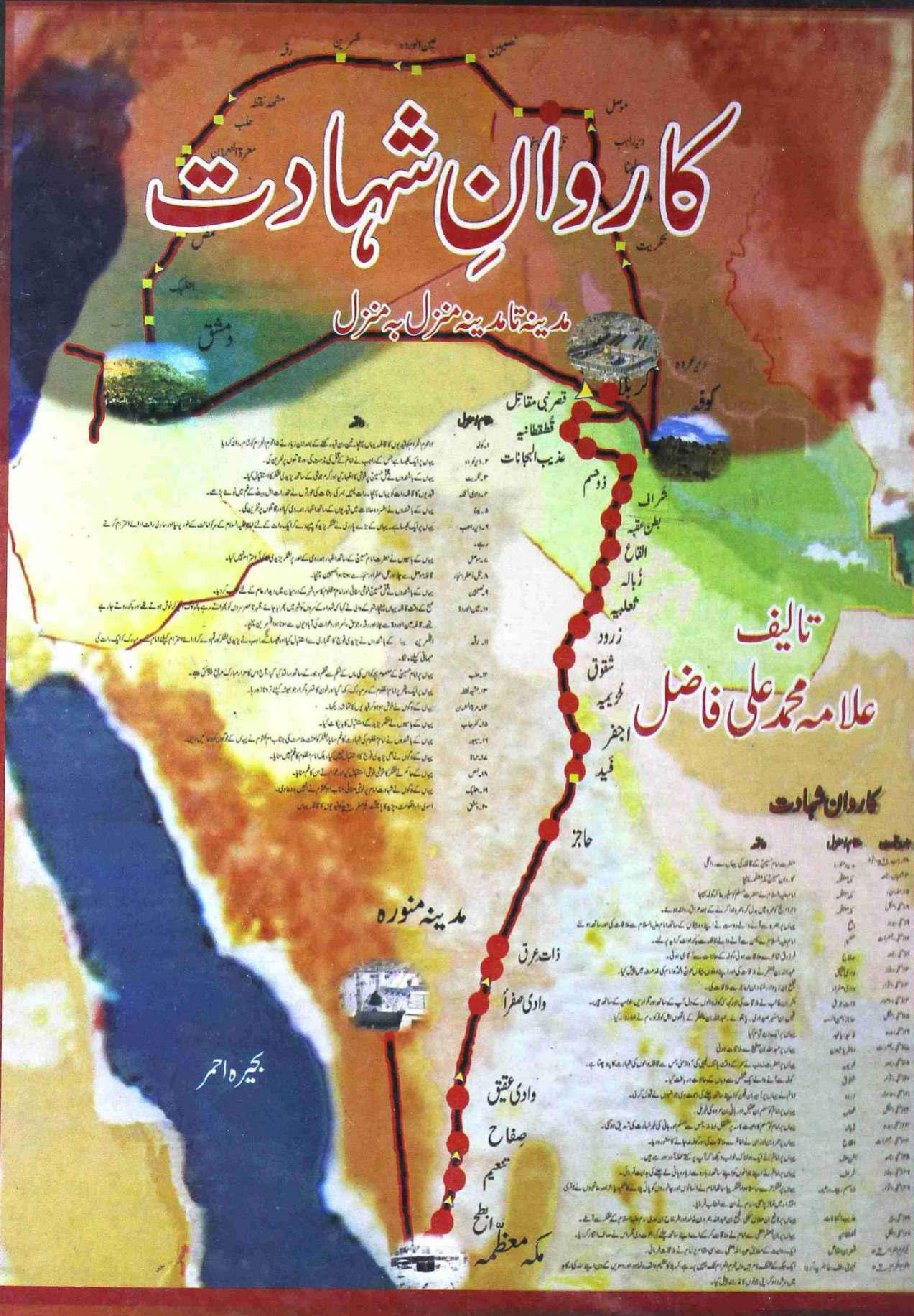


کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصرنبی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّھدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّما خَرَجتُ لِطَلَبِ الاِصلاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر ـ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل،

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی- جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: **350/-** روپے

''اَبْشِرْ بِالنَّارِ'' حسینؑ! تمہیں آگ کی خوشخبری ہو۔

یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا:

کَذَبْتَ بَلْ اَقْدَمُ عَلٰی رَبٍّ غَفُورٍ کَرِیْمٍ مُطَاعٍ شَفِیْعٍ ، فَمَنْ اَنْتَ ؟

جھوٹ کہتے ہو، بلکہ میں ایسے رب غفور کی جانب جا رہا ہوں جو کریم واجب الطاعۃ اور شفاعت کو قبول کرنے والا ہے، تو بتا کہ تو کون ہے؟

اس نے کہا: ''میں حوزہ کا بیٹا ہوں'' تو امام علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے اس کے باپ کے نام کی مناسبت سے یوں بددعا کی:

''اَللّٰھُمَّ حُزَّہُ اِلَی النَّارِ'' خداوندا! تو اسے آگ کی طرف کھینچ لے''

ابن حوزہ امامؑ کی اس بددعا سے بہت جز بز ہوا، اور اس نے گھوڑے کو تازیانہ لگایا جس کی وجہ سے اس نے بڑے زور سے جست لگائی اور ابن حوزہ اس کی پیٹھ سے ایک گڑھے میں جا گرا اور اس کا پاؤں گھوڑے کی رکاب میں پھنس گیا اور وہ اسے اِدھر اُدھر گھسیٹتا پھرا، آخر کار وہ اسے اس خندق میں جلتی آگ کے پاس لے گیا اور اس کے نیم جان کٹے پھٹے ڈھانچے کو آگ میں گرا دیا، اس طرح وہ جہنم میں جلنے سے پہلے دنیا کی آگ اور ملنے والے جلد عذاب کی بھینٹ چڑھ گیا۔

جب امام علیہ السلام نے یہ دیکھا تو آپ نے اپنی دعا کی جلد قبولیت پر خدا کا شکر ادا کرنے کیلئے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا۔

ابن اثیر یہ ماجرا بیان کرنے کے بعد مسروق بن وائل حضرمی کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ: ''میں انعام اور مالِ غنیمت کے حصول کی لالچ میں یزید کی فوج کی اگلی صف میں تھا کہ حسینؑ کا سر کاٹ کر ابن زیاد سے انعام لوں گا لیکن جب میں نے ابن حوزہ کے انجام کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اس خاندان کا اللہ کے نزدیک ایک خاص احترام ہے، لہٰذا میں نے اپنے آپ کو پیچھے ہٹا لیا اور واپس آ گیا اور اپنے تئیں کہا: ''مجھے آتش جہنم میں جلنے سے بچنے کیلئے اس خاندان سے جنگ نہیں کرنی چاہئے''

۳۔انساب الاشراف جلد۳ ص۱۸۱ میں ہے کہ: ''بروز عاشورا عبداللہ بن حصین ازدی نے بآواز بلند کہا: حسینؑ! فرات کے اس پانی کو دیکھ رہے ہو کہ کس طرح صاف و شفاف نیلگوں آسمانی رنگ میں ٹھاٹھیں مار کر بہہ رہا ہے، اللہ کی قسم! اس کا ایک قطرہ بھی ہم تمہارے حلق تک نہیں پہنچنے دیں گے یہاں تک کہ تم پیاس کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ۔

اس نے امامؑ کے دل پر گہرا گھاؤ لگایا، امام نے اس کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں ان الفاظ میں کی:

''اَللّٰھُمَّ اقْتُلْهُ عَطْشَانًا وَّلَاتَغْفِرْ لَهٗ اَبَدًا''

خدایا اسے پیاسا مار، اور قطعاً معاف نہ فرما۔

بلاذری کہتے ہیں کہ امام کی یہ دعا قبول ہوئی اور وہ پیاسا ہی واصل جہنم ہوا، کیوں کہ وہ عاشورا کے بعد جس قدر پانی پیتا تھا اس کی پیاس نہیں بجھتی تھی پانی پی پی کر اس کا پیٹ پھول جاتا، مگر سیر نہیں ہو پاتا تھا، یہاں تک کہ جہنم واصل ہوا۔

زُہیر بن قین کا خطاب:

کتاب کاملِ ابن اثیر میں ہے کہ اتنے میں زُہیر بن قین امام والا مقام سے اجازت حاصل کر کے دشمن کے لشکر سے خطاب کیلئے آگے بڑھے، گھوڑے پر سوار، جنگی لباس زیب تن کئے ہوئے ان سے یوں مخاطب ہوئے:

''اے اہلِ کوفہ! خدا کے عذاب سے ڈرو! ایک مسلمان بھائی کا دوسرے پر حق بنتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کو نصیحت کرے، اس وقت ہم اور آپ، ایک دوسرے کے بھائی ہیں، اور اس وقت تک بھائی رہیں گے جب تک کہ جنگ شروع نہیں ہو جاتی، لیکن جب جنگ چھڑ جائے گی تو پھر تم کچھ اور امت اور ہم ایک اور امت بن جائیں گے۔''

لوگو! خدا نے اپنے رسولؐ کے اہلِ بیتؑ کے ذریعہ ہمارا کڑا امتحان لیا ہے، لہٰذا میں تمہیں اس خاندان کی مدد و نصرت کی اور یزید بن معاویہ اور ابن زیاد کا ساتھ چھوڑ دینے کی دعوت دیتا ہوں، کیوں کہ تم نے یزید اور اس کے خاندان سے سوائے بدرفتاری، بدکرداری، قتل و غارت، سولی اور پھانسی اور حجر بن عدی، ان کے ساتھیوں اور ہانی بن عروہ اور ان جیسے قاریانِ قرآن کے قتل کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا۔

یہ سن کر عمر بن سعد کے سپاہیوں نے زُہیر کو ناسزا اور ابن زیاد کی مدح و ثنا اور اس کے حکم میں دعا کرنا شروع کر دی، اور کہنے لگے:

''جب تک ہم حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ نہیں اتار دیں گے یا انہیں ابن زیاد کے پاس نہیں لے جائیں گے اس وقت تک ہم یہاں سے واپس نہیں جائیں گے''

یہ سن کر جناب زہیر نے کہا:

خدا کے بندو! فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کا فرزند، سمیہ کے بیٹے ______ ابن زیاد ______ سے